وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا

اور جو ہماری طرف آنے کی کوشش کریں گے اُن کے لئے ہم خود راستہ صاف کر دیں گے

تلاشِ حق

ایک تحریری مناظرہ

ناشر

مکتبہ الیوبیہ ناشران و تاجران کتب جلیبیٹ محل

اے ایم ۱۷ کراچی ۱ ، فون ۵۶۲۳۹۲

ہدیہ دو روپیہ ۵۰ پیسے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

از جناب عبد السلام خانصاحب بریلوی

محترم سید مسعود احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی جماعت اہلحدیث میں ان عظیم المرتبت شخصیتوں میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں جو بیک وقت انگریزی اور عربی کے عالم ہیں۔ سید صاحب موصوف نے اسلاف پرستی اور تقلید کی تاریک فضائیں مدتوں رہنے کے بعد دین کے معاملہ میں اپنی خداداد صلاحیتوں سے صحیح تحقیق کے بعد اپنے لئے جو راہ عمل اختیار کی ہے نبی اکرم علیہ التحیۃ والتسلیم نے متعین فرمایا تھا اور یہی مذہب حضرت امام ابو حنیفہ رح کا تھا کہ اذا صح الحدیث فھو مذھبی یعنی صحیح حدیث ہی میرا مذہب ہے۔

زیر نظر کتاب "تلاش حق" میں وہ خط و کتابت ہے جو مدتوں مولوی نواب محی الدین صاحب (جن کو اپنے حنفی ہونے پر بڑا ناز تھا) اور محترم سید مسعود احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی کے مابین تقلید شخصی اور دیگر بہت سے اختلافی مسائل پر ہوتی رہی ہے جسمیں مولوی نواب محی الدین صاحب کے سخت اور اشتعال انگیز سوالات کے جوابات میں سید صاحب موصوف نے جو زبان استعمال کی ہے وہ سخت کلامی اور طنز سے بالکل پاک ہے اور اسلوب بیان سادہ عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر معقولیت اور لہجہ متانت و سنجیدگی لئے ہوئے ہے اور مولوی نواب محی الدین صاحب کے جملہ سوالات کے جوابات نہایت واضح الفاظ میں پختہ دلائل و براہین کی روشنی میں بطریق احسن دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ اس سے متاثر ہو کر نواب محی الدین صاحب نے مدتوں خط و کتابت کے بعد اپنے اہلحدیث ہونے کا اعلان فرما دیا۔

اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے مکتبہ ایوبیہ کراچی کو جو اپنے انتہائی محدود وسائل کے باوجود ہزاروں کی تعداد میں اس کتاب کو شائع کر رہی ہے۔

واقعہ تو یہ ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کر ہر طالب حق و صداقت کو کہنا پڑتا ہے کہ واقعی اس میں ملت کے ہر فرد کے لئے جالو راہ عمل پیش کی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجھے یہ معلوم ہو کر بڑی مسرت ہوئی ہے کہ میرے اور جناب سید مسعود احمد صاحب بی۔ایس۔سی کے مابین جو خط و کتابت ہوئی ہے اس کو جماعت اہلحدیث کراچی شائع کرا رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا یہ تعارفی خط بھی اس میں شائع کر دیا جائے۔

قارئین سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ وہ ان خطوط کو خالی الذہن ہو کر بڑی توجہ اور غور سے پڑھیں۔ پھر آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جناب سید مسعود احمد صاحب کے دلائل کس قدر ٹھوس اور وزنی ہیں اور عقل کی کسوٹی پر بھی پورے اترتے ہیں اور دل میں پیوست ہوتے چلے جاتے ہیں۔ میرے ابتدائی خطوط سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ میں اپنے عقیدہ اور مسلک حنفی پر کس قدر سختی سے پابند تھا۔ اور ہونا بھی چاہیے تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ جو کچھ علماء احناف کہتے ہیں وہی حق ہے۔ میری نظر میں حنفی مسلک دیگر سارے مسلکوں سے برتر افضل و اعلیٰ تھا اور اس کے باہر جو کچھ تھا وہ غلط بلکہ اغلط تھا۔ اسی لئے ابتدا ہی سے حنفی مسلک کی کتابیں میرے زیر مطالعہ رہیں۔ اس دوران میں دن رات حنفی علماء کی صحبت میں رہا کرتا تھا۔ مولوی الیاس صاحب کی تبلیغی جماعت میں بڑی شد و مد سے حصہ لیا کرتا تھا۔ تعلقہ سجاول ضلع ٹھٹھہ کے مدرسہ دار الفیوض ہاشمیہ میں جو اساتذہ صاحبان اس وقت تھے ان سے حنفی مذہب کی معلومات حاصل کرتا۔ علماء احناف کی کتب تفاسیر، فقہ، سیرت وغیرہ بڑے ذوق اور شوق سے پڑھا کرتا تھا۔ کس قدر فرسودہ خیالات تھے میرے کہ میں یہ ایمان رکھتا تھا کہ جو کچھ ہمارے علماء احناف کہتے ہیں بس وہی حق ہے۔ یہاں سے مجھے قرآن شریف کی یہ

آیت یاد آتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے علماء کو اپنا رب بنا رکھا ہے۔ آیت شریف :- اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ میں نے کبھی قرآن و حدیث کا مطالعہ نہیں کیا کیوں مجھے علماء احناف نے ڈرا دیا تھا کہ قرآن و حدیث بہت مشکل کتابیں ہیں۔ کانٹوں سے بھری وادی کی مثال ہیں اس لئے ان کو نہ پڑھو ورنہ بھٹک جاؤ گے اس لئے میری ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ ہر مسئلہ میں علماء احناف کے فتووں پر عمل کروں بس یہی اسلام ہے اور یہی اصل دین ہے۔ چنانچہ مجھے اپنے حنفی ہونے پر بڑا ناز تھا۔ میں ایک پیر صاحب کا مرید بھی ہو گیا تھا اور ان سے بیعت کرنے کے بعد میں اپنے آپ کو صوفی تصور کیا کرتا تھا۔ ذکر و اذکار وظیفہ وظائف اور اور وغیرہ جو حنفی مذہب میں رائج ہیں ان پر سختی سے عامل تھا۔ خوب سر پٹک پٹک کر ضربیں لگائیں، مراقبے کئے اور سمجھتا تھا کہ بس اب یہ ہی [illegible] ہوا۔ میرے دن رات اسی طرح بسر ہوا کرتے تھے کہ ایک روز میرے ایک دوست جناب ڈاکٹر علیم الدین صاحب نے جو ہمارے ساتھ تبلیغی جماعت میں شریک رہتے تھے مجھ سے کہا کہ ان کا ایک لڑکا اپنا دین (حنفی مسلک) چھوڑ کر اہلحدیث ہو گیا ہے جس کی وجہ سے سارے خاندان میں بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ خاندان کے دوسرے افراد بھی اس بات سے متاثر ہو رہے ہیں۔ موصوف نے خواہش ظاہر کی کہ ان کے ہمراہ کراچی چلوں اور ان کے بہنوئی جناب مسعود صاحب سے جو اس تحریک کو ہوا دے رہے ہیں بحث مباحثہ کر کے ان لوگوں کو سمجھاؤں تاکہ وہ پھر حنفیت میں واپس آجائیں۔ چنانچہ میں اس کار خیر کے لئے تیار ہو گیا۔ کیونکہ میرے نزدیک اس وقت حنفیت ہی سچا دین تھا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ اپنے استاد مولوی نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ ہاشمیہ سجاول سے کیا تو صاحب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

منجانب مسعود چک لالہ مورخہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۶۲ء

بخدمت مخدومی مکرمی جناب نواب صاحب مدظلہ،

السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔ آپ نے لکھا تھا کہ میں کراچی جا رہا ہوں اس لئے میں نے قصداً جواب میں تاخیر کی۔ اب آپ کا دوسرا خط ملا آپ کا واپس آنا معلوم ہوا۔ آپ تو غالباً موسم گرما کی تعطیلات میں گئے ہوں گے پھر اتنی جلدی کیوں واپس آ گئے۔

اب آپ کے سوالات کا جواب لکھتا ہوں وباللہ التوفیق

(۱) مولوی صاحب نے کہا تھا کہ ہم قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ خدا کی وحدانیت پر ہمارا ایمان ہے۔ حضور کی رسالت پر ایمان ہے وغیرہ وغیرہ تو کیا پھر بھی ہم مسلمان نہیں ہیں؟

اس سوال کا جواب میں نے اس خط میں دیا تھا

بہت سے کلمہ گو بھی مشرک ہوتے ہیں

غلطی ہوئی کہ میں نے اوپر سوال نقل نہیں کیا تھا۔ خیر اب پھر لکھتا ہوں۔

جواب! جی ہاں!! ان سب باتوں کے باوجود بھی آپ مسلمان نہیں ہیں اس لئے کہ آپ شرک کے مرتکب ہیں۔ قرآن مجید کی آیت ہے۔ وَمَا یُؤۡمِنُ اَکۡثَرُهُمۡ بِاللّٰہِ اِلَّا وَهُمۡ مُّشۡرِکُوۡنَ ؁ (یعنی بہت سے لوگ اللہ پر ایمان لانے کے باوجود بھی مشرک ہوتے ہیں (سورہ یوسف)

دوسری آیت میں ارشادِ باری ہے۔ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَهُمۡ بِظُلۡمٍ اُولٰٓئِکَ لَهُمُ الۡاَمۡنُ وَهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ؁

(الانعام) جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا ان ہی کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت پر ہیں۔ جب یہ آیت اتری تو صحابہ کرام بہت گھبرائے کہ ہم میں ایسا کون ہے جو ظلم سے بالکل محفوظ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ط بے شک شرک ظلم عظیم ہے (صحیح بخاری) یعنی اس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ امن و ہدایت ان کے حصے میں ہے جو ایمان لانے کے بعد شرک نہ کریں اور کیونکہ آپ کلمہ گو ہونے کے باوجود شرک کرتے ہیں لہٰذا نتیجہ ظاہر ہے۔

تقلید بدعت ہے۔ یہ دین میں اضافہ ہے۔ دین میں کمی بیشی اللہ کا کام ہے کیونکہ آپ نے تقلید کو داخل فی الدین کیا۔ اس کو واجب قرار دیا۔ لہٰذا آپ شرک کے مرتکب ہوئے۔

آپ کے ہاں شریعت سازی ہوئی۔ مسائل گھڑے گئے۔ مثلاً چوہا کنوئیں میں گر جائے تو اتنے ڈول نکالو۔

(۲) ایک درہم سے کم نجاستِ غلیظ معاف ہے۔ نماز ہو جائے گی۔

(۳) شہر والے نماز عید سے پہلے اس طرح قربانی کر سکتے ہیں کہ جانور کو شہر کے باہر لیجا کر ذبح کر دیں وغیرہ وغیرہ اور کیونکہ آپ ان مسائل کو واجب التعمیل تسلیم کرتے ہیں لہٰذا اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ (شوریٰ) کے ماتحت شرک کے مرتکب ہوئے۔

(الف) آپ لوگ احادیث صحیحہ کے خلاف اپنے مذہب کو تسلیم کرتے ہیں مثلاً حدیث میں ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت طلوع آفتاب